۳۲/۶۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ حضرات کا سوال نامہ موصول ہوا، آپ حضرات نے علاقائی مصلحت کے پیش نظر پوری دنیا کا مطلع ایک مان کر بطور خاص کنیڈا کے مسلمانوں کی سہولت کا راستہ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے، اور غور وفکر کے بعد چاند کے فیصلہ کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے، اور رویت ہلال کے اعلان وفیصلہ کیلئے کچھ اصول وضوابط مرتب کئے ہیں، اور ان اصول وضوابط کو تصویب واصلاح کے لئے مختلف اہل علم اور اصحاب افتاء کی خدمت میں روانہ کیا ہے، تاکہ ان کے مشوروں سے فائدہ اٹھائیں، میں نے اس باب میں موصول ہونے والے چند جوابات کا مطالعہ کیا ہے، بنیادی طور سے آپ حضرات کی فکر اور اصول وضوابط درست ہیں اور شریعت کے نظام کے مطابق ہیں، اور جو کچھ کمی رہ گئی ہوگی وہ اہل علم کے مشوروں کے بعد پوری ہوجائے گی۔

آپ حضرات سے یہ بات مخفی نہیں کہ جمہور اور اکثر مشائخ حنفیہ کے نزدیک ظاہر الروایۃ کے مطابق اختلاف مطالع کا مطلق اعتبار نہیں، ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر کے لئے کافی ہوگی، امداد الفتاوی میں اس کو مفتی بہ قول قرار دیا گیا ہے (ص:۱۰۷ج ۲) متاخرین حنفیہ کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، ایک شہر کی رویت دوسرے شہر والوں کے لئے کافی نہیں، بلکہ ہر شہر والوں کے لئے انہی کی رویت معتبر ہے (مجموعۃ الفتاوی، ص:۵۲۶) لیکن محققین حنفیہ کے نزدیک جن شہروں میں ایک مہینہ کی مسافت ہے ان میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، کیونکہ اہل ہیئت کے نزدیک اتنی مسافت سے مطالع کا اختلاف ہوجاتا ہے، لہذا ان شہروں میں ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر والوں کے لئے لازم نہ ہوگی (ردالمحتار، ج۳/ص:۳۶۳، کتاب الصوم مطبوعہ زکریا)

اختلاف مطالع کتنی مسافت پر ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں منقول مختلف اقوال سے آپ حضرات واقف ہیں، ۶۸۰ میل، ۵۸۰ میل انگریزی، ۴۸۰ میل کے اقوال ہیں، لیکن محقق علماء کا ایک بڑا طبقہ یہ رائے رکھتا ہے کہ جن علاقوں میں اختلاف مطالع نہ ماننے میں مہینہ کم وبیش ہوجائے یعنی جن دو علاقوں میں اکثر دو ایک دن چاند کی تاریخوں میں فرق رہتا ہے ان علاقوں میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا، لیکن ان تمام اقوال واختلاف کے باوجود آپ کے یہاں کے مخصوص حالات کی روشنی میں آپ حضرات کی یہ کوشش لائق ستائش ہے کہ کنیڈا میں رمضان کا آغاز ایک دن ہو اور وہاں کے مسلمان ایک دن عید منائیں، ایک گھر میں عید کی تاریخوں میں اختلاف ہونا بڑی تکلیف دہ بات ہے، اس کے لئے ترجیح کے طور پر آپ حضرات اپنے پورے وسائل استعمال کرکے اپنے ملک میں رویت کا اہتمام کرائیں، اس کے بعد اگر ضروری ہو تو جمہور کی رائے کے مطابق اس کی گنجائش ہے کہ دوسرے ملک سے جہاں چاند کا اعلان شرعی اصولوں کے مطابق ہوتا ہو اور قابل اعتبار ذریعہ سے اس کی اطلاع آپ کو مل جائے، آپ اس کو قبول کریں، ان تمہیدی گزارشات کے بعد مختصراً آپ کے اصول وضوابط پر اپنی حقیر رائے پیش کرتا ہوں۔

۱۔ انتیس تاریخ کو چاند دیکھنے کا اہتمام ضرور ہونا چاہئے، یہ حکم شرعی ہے 'الفتاوی الهندية' میں رمضان کا چاند دیکھنے کے لئے یجب (غالباً "على الكفاية جیسا کہ "نور الایضاح" میں ہے) کا لفظ استعمال ہوا ہے، اور شعبان کے لئے "ينبغي" کا لفظ ہے، جبکہ "الفتاوی التاتارخانیہ" میں رمضان کے چاند کے لئے بھی "ينبغي" کا لفظ ہے، حدیث سے بھی رؤیت کا اہتمام کرنے کے حکم کی تائید ہوتی ہے (الفتاوی الهندية : ۲۱۷: ج ۱، الفتاوی التاتارخانیہ ، ۳۵۸، ج ۳)

۲۔ حدیث وفقہ کی روشنی میں حکم شرعی یہی ہے کہ رمضان وعیدین کا فیصلہ عینی شہادت پر ہونا چاہئے، علم فلکیات کی روشنی میں فیصلہ کے قائل اگرچہ ابوالعباس بن سریج شافعی، مطرف بن عبداللہ تابعیؒ، ابن قتیبہ محدث رہے ہیں، لیکن عام علماء نے اس رائے کو قبول نہیں کیا، چنانچہ یہ مسلک صرف کتابوں میں نقل ہوکر رہ گیا ہے (الفتاوی التاتارخانیہ، ص۳۶۷ج۳)

۳۔ مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں رمضان کے چاند کے لئے ایک شخص کی خبر اور عید الفطر کے لئے دو شخص کی شہادت اور بقرعید کے لئے (قول

راجح کے مطابق) دو آدمی کی شہادت درکار ہوگی، مطلع صاف ہونے کی صورت میں رمضان وعیدین کے لئے ایک جم غفیر ہونا چاہئے، جس کی خبر کے سچی ہونے کا گمان ہو، اگر آپ لوگوں کو دس آدمی کی شہادت کے سچی ہونے کا گمان غالب ہوتا ہوتو اس کو معیار قرار دے سکتے ہیں، لیکن جمہور علماء نے عدد کی تعیین نہیں کی ہے، بلکہ جس تعداد سے گمان غالب ہو جائے اتنی تعداد ہونا ضروری قرار دیا ہے (امداد الفتاوی ص:۱۰۲، ج ۲) رمضان وعیدین کے سواء بقیہ نو ماہ کے لئے مطلع صاف ہونے ابر آلود ہونے کے فرق کے بغیر دو آمیوں کی گواہی ضروری ہوگی (حوالہ بدائع الصنائع ص۲۲۲ ج ۲، حاشیۃ الطحطاوی ص۶۵۵)

۴۔ فی الخانية لا عبرة لاختلاف المطالع فی ظاهرالرواية وفی الفتاوٰی الخلاصة وعليه فتوی الفقيه أبی الليث وبه كان يفتی الشيخ شمس الأئمة الحلوانی وكان يقول لو رأى اهل المغرب هلال رمضان يجب الصوم على اهل الشرق۔(الفتاوى التاتارخانية ص ٣٦٥ ج ٣ الهندية ص ٢١٩، ج ١)

مذکورہ عبارت کی روشنی میں اس کی گنجائش ہونی چاہیے بشرطیکہ اس ملک میں چاند کے اعلان کے سلسلہ میں شرعی اصولوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہو اور قابل اعتبار ذرائع سے اس ملک کی تصدیق موصول ہوئی ہو۔

۵۔ اس میں بھی قابل اعتراض کوئی بات نہیں ہے بشرطیکہ وہاں پر شرعی اصولوں کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا ہو۔

۶۔ جہاں چاند دیکھنا ماہرین فلکیات کی روشنی میں ممکن نہ ہو، وہاں مطلع صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کی شہادت قبول ہونی چاہیے، ابر آلود ہونے کی صورت میں وہاں کی شہادت قابل اعتبار نہیں ہونا چاہیے۔

۷۔ فلکیاتی حساب کے مطابق چاند نظر آنے کے قوی امکان والے دن چاند دیکھنے کا بطور خاص اہتمام ہونا چاہئے، مثلاً عام طور سے ہوتا ہے کہ اس سال پانچ رمضان جس دن ہوگا، اگلے سال پہلا روزہ اسی دن ہوگا، ۲۷ رجب والے دن عید ہوتی ہے، پہلی رمضان والے دن بقرعید ہوتی ہے، وغیرہ یہ قاعدہ عام طور سے صحیح ہوجاتا ہے، لیکن رؤیت کا فیصلہ شرعی شہادت کے بعد ہونا چاہئے۔

۸۔ سال کے ۱۲ مہینوں میں چاند دیکھنے اور اس کی تحقیق کرنے اور اس کا ریکارڈ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ "احصو هلال شعبان لرمضان" (تحفة الأحوذی ص ٢٩٩ ج ٣) حدیث کی روشنی میں مطلوب بھی ہے، لیکن تحقیق کا معیار عام مہینوں میں رمضان وعیدین سے مختلف ہونا چاہئے، یعنی بقیہ ۹ ر ماہ میں مطلع صاف ہونے نہ ہونے کے فرق کے بغیر دو آدمی کی گواہی ضروری ہوگی۔ (حوالہ نمبر ۳ میں دیا گیا ہے) ایک فاضل صاحب علم نے نو ماہ کے لئے ایک آدمی کی اطلاع کو کافی قرار دیا ہے، مجھے اس سے اختلاف ہے۔

۹۔ اگر آپ کسی ایسے ملک کی تصدیق پر فیصلہ کرتے ہیں جو آپ کے ملک سے پانچ چھ گھنٹے آگے ہے تو آپ اپنے ملک کے لئے اگلے دن کے لئے رمضان وعید کا اعلان کریں گے، اور اس دن کا روزہ پورا کرنا لازم ہوگا، فقہ وفتاوی کی کتابوں سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

نیاز احمد ندوی

نیاز احمد ندوی

دارالافتاء ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۰۱۳/۴/۳ء، ۲۱/۵/۱۴۳۴ھ